سوانح ہادیِ کامل شاہ ابُو الخیر

۹۲ ـــــ ھ ـــــ ۱۳

معروف بہ

مقاماتِ خیر

۹۲ ـــــ ھ ـــــ ۱۳

حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین فاروقی دہلوی قدس سرہٗ
کے مُبارک احوال اور آپ کے فضل و کمال و ذوقِ سخن کا بیان

تصنیف

حضرت شاہ ابُوالحسن زید فارُوقی

سوانح ہادیٔ کاملؒ شاہ ابوالخیرؒ

۹۲ ـــــ ھ ـــــ ۱۳

معروف بہ

مقاماتِ خیر

۹۲ ـــــ ھ ـــــ ۱۳

حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین فاروقی دہلوی قدس سرہٗ
کے مبارک احوال اور آپ کے فضل و کمال و ذوقِ سخن کا بیان

تصنیف

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی

خلیق ۸۹

باردوم
۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء

کتاب کا نام: سوانح ہادیِ کامل شاہ ابوالخیر معروف بہ مقاماتِ خیر

صفحات: ۸۰۰-

مصنف: حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی دامت برکاتہٗ فاضلِ ازہر

مہتمم: ابوالنصر انس فاروقی (ڈائرکٹر)

معاون: محمد ادریس قریشی، مکان ۲۴۰۰۔ کوچہ میر ہاشم، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی ۶

طابع وناشر: شاہ ابوالخیر اکاڈمی
درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر
شاہ ابوالخیر مارگ، ترکمان گیٹ، دہلی ۶

کتابت: محمد منظور الدین۔ ۴۶۵۔ ٹیا محل، دہلی ۶

تعداد: ایک ہزار

قیمت: پچھتر روپے (-/۷۵)
(نعمانی آفسٹ پریس دہلی)

لکھ رہے ہیں۔ آپ کو نہایت ملال ہوا اور آیتِ مذکورہ بالا پڑھ کر فرمایا۔ ایسے افراد پر لعنت ہے۔ اور انتہاءِ رنج والم کی وجہ سے آپ اُٹھ کر حرم سرا میں چلے گئے۔ مولانا سیف الرحمٰن صاحب نے مولوی ریاست علی صاحب سے کہا۔ آپ نے یہ ذکر کیوں چھیڑ دیا۔ کیا مبارک مجلس تھی اور وہ درہم برہم ہوئی۔ انھوں نے فرمایا۔ میرے دل کو بڑا رنج پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ یہ عبارت اُردو کی جو میں نے پڑھی ہے بعض افراد اس کی تحسین کرتے ہوئے چھپوا رہے ہیں۔

مسجودٌ لہٗ اور مسجودٌ الیہ

یہ عاجز کہتا ہے۔ حضرت سیدی الوالد قدس اللہ سرّہٗ الاقدس وَنَوَّرَ ضَرِیْحَہٗ وَرَوَّحَ رُوْحَہٗ کا مسلک نہایت احتیاط پر مبنی تھا۔ ڈپٹی محبوب عالم کے ذکر میں "مشہد" کا بیان گزر چکا ہے۔ آپ نے فرقہ شیعہ کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ کسی کلمہ گو کو آپ نے کبھی کافر نہیں کہا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان واجب الاذعان پر عامل تھے فطوبیٰ لہ ثم طوبیٰ لہ ولہ ان شاءاللہ عند اللہ لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ۔

اِس عاجز کو تعجب ہوتا ہے کہ ایسی گندی عبارات لکھنے والوں کو یہ خیال نہ آیا کہ حضرت دُرّہ بنت ابی لہب سے کسی نے کہہ دیا۔ تم اُس شخص کی لڑکی ہو جس کے بارے میں تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَہَبٍ نازل ہوئی ہے۔ حضرت دُرّہ کو رنج ہوا اور وہ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور واقعہ عرض کیا۔ آپ کو نہایت ملال ہوا اور آپ باہر تشریف لائے اور سب کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد کیا۔ "یَآاَیُّھَا النَّاسُ مَالِیْ اُوْذٰی فِیْ اَھْلِیْ فَوَاللہِ اِنَّ شَفَاعَتِیْ لَتَنَالُ بِقَرَابَتِیْ"۔ یعنی مجھ کو میرے عزیزوں اور قرابت داروں کی وجہ سے کیوں رنج پہنچایا جاتا ہے"۔ کیا سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کوئی ایسی گندی عبارتیں کہہ سکتا ہے۔ کیا مسئلہ کے بیان کرنے کے لئے یہی تعبیر اَدا رہ گئی ہے۔ افسوس صد افسوس۔

احیاء العلوم

اگر یہ افراد مَسجودٌ لہٗ اور مَسجودٌ الیہ کے فرق کو سمجھتے تو ایسی عبارت کسی حال میں نہ لکھتے۔ کعبۃ اللہ مسجود الیہ ہے۔ اس کی طرف سجدہ کیا جا رہا ہے مسجودٌ لہٗ نہیں ہے کیونکہ سجدہ صرف اللہ جلّ شانہٗ کے لئے ہے۔ کعبۃ اللہ کو بہ کمال تعظیم مسجود الیہ بنایا جا رہا ہے اور ایمان میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یہی کیفیت التحیات میں آپ کے خیال شریف کی ہے جس کا بیان حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی قدس سرّہٗ نے اِن الفاظ سے "الاحیاء" میں کیا۔ وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ لِیَصْدُقَ اَمَلُکَ فِیْ اَنَّہٗ یَبْلُغُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْکَ مَا ھُوَ اَوْفٰی مِنْہُ۔ الخ۔ سبحان اللہ کیا موصل الی اللہ